

ہنگامہ دیش میں اہلسنت و جماعت کی
مذہبی سرگرمیوں کی ایک جھلک

چٹاگانگ میں چند روز

محترمہ ڈاکٹر محمد شہیرنگال

حضرت سید عزیز الحق شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از قلم

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ

پیشہ ملی، پٹی بھڑی، مولانا علی ہاشمی، کراچی شریف
فاس جنت اور دیگر سٹی

اویسی ہیکل سٹال

جامع مسجد رضائے مجتہدین، سید پلہ کالونی، کراچی

﴿ جملہ حقوق محفوظ ہیں ﴾

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَعَلَى الْكَتِّ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

نام کتاب چٹاگانگ میں چند روز مع تذکرہ شیربکال

تالیف علامہ اکثر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

مرتب و پروف ریڈنگ محمد نعیم اللہ خاں قادری

تاریخ اشاعت اول جولائی ۲۰۰۵ء

کمپوزنگ رضوی کمپوزنگ سنٹر مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

صفحات ۲۸

تعداد گیارہ سو

ہدیہ روپے

ناشر اویسی بک شال ہٹلرز کالونی گوجرانوالہ

باہتمام شیخ محمد سرور اویسی (Mob: 0333-8173630)

ملنے کا پتہ :

- ❖ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور ❖ شبیر برادرز لاہور ❖ مکتبہ جمال کرم لاہور
- ❖ فرید بک شال لاہور ❖ مسلم کتابوی لاہور ❖ مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ
- ❖ مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ❖ مکتبہ مہرید رضویہ سکہ

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر اسلام

مؤمن پورہ داروغہ والا لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَعَلَى الْكَتِّ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

انتساب

بندہ یہ تحریر شیر بنگال برہان ملت
حضرت امام سید عزیز الحق شاہ رحمۃ اللہ علیہ
کے نام سے منسوب کرتا ہے
جنہوں نے آفاق بنگال پے حق کے
جھنڈے لہرائے۔

محمد اشرف آصف جلالی

نوٹ: حضرت شیر بنگال کے حالات اور کمالات کا مختصر تذکرہ رسالہ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

چٹا گانگ میں چند روز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

چٹا گانگ میں چند روز

محمد اشرف آصف جلالی

بنگلہ دیش سے ہمارے فاضل دوست حضرت مولانا محمد حمید اللہ حسینی صاحب گذشتہ کئی سالوں سے متحدہ عرب امارات میں ملاقات کے دوران بنگلہ دیش کے تبلیغی دورہ کی دعوت کا ذکر چھیڑتے رہتے تھے۔ اس سال میری حج سے پاکستان واپسی پر ہمارے دوست حاجی محمد اسماعیل ضیائی صاحب 'دینی' کی وساطت سے حسینی صاحب نے رابطہ کیا اور بندہ کو بنگلہ دیش کے دورہ کی دعوت دی۔ بندہ کی طرف سے معذرت کے باوصف اُن کے اصرار پر بندہ نے تین چار روز کیلئے اس دعوت کو قبول کر لیا۔ یہ دورہ ربیع الاثنی کے آخر میں ترتیب دیا گیا۔ میر نے لئے اسلام آباد جا کر دیزے کا بندوبست از حد مصروفیات کی بناء پر نہایت مشکل تھا۔ میں نے اس بات سے اپنے دوستوں کو مطلع فرمایا۔ چنانچہ ۲۸ اپریل کو دہلی شارجہ اور ابوظہبی میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے میلاد کانفرنسوں میں شرکت کیلئے حضرت مولانا قاری غلام رسول نقشبندی صاحب کی دعوت پر جب میں دہلی پہنچا تو ۳ مئی کو بنگلہ دیش کے دو علماء کرام حضرت مولانا دولت الرحمن صاحب اور حضرت مولانا انیس الزمان صاحب نے بنگلہ دیش ایکسی سے میرا ویزہ لگوا دیا۔

دریاؤں اور ندی نالوں کی سرزمین بنگال جسے ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۷۱ء تک "مشرقی پاکستان" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اس کے تین اطراف میں بھارت کے

علاقے ہیں۔ اس کے مغرب اور شمال مغرب میں بھارت کی ریاست مغربی بنگال ہے۔ شمال کی جانب بھارت کی ریاست آسام اور میگھالایا ہے۔ مشرق میں بھارت کی ریاست تری پورہ اور برما کے علاقے ہیں جنوب میں خلیج بنگال واقع ہے۔ بنگلہ دیش، جنوبی ایشیا کے اہم حصے میں واقع ہے۔ مچھلیوں اور کشتیوں کی اس سرزمین کو چاولوں اور پٹ سن پے ناز ہے۔ یہ پھلدار اور سایہ دار درختوں سے بھری ہوئی زمین ہے۔ اس کی آب و ہوا میں چھ موسم آباد ہیں جن میں سے موسم سرما نو مہر تا فروری، موسم گرما مارچ تا مئی اور موسم برسات جون تا اکتوبر زیادہ اہم ہیں۔

اس سرزمین کا اسلام سے رشتہ بڑا پرانا اور مضبوط ہے۔ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس میں ۸۶.۲% فیصد مسلمان ہیں۔ ۱۲.۱% فیصد لوگ ہندو ہیں باقی بدھ مت اور عیسائی مذہب سے منسلک ہیں۔ پہلے اس میں چار ڈویژن تھیں (۲۰ اضلاع) ۷۳ سب ڈویژن اور ۴۷۳ تھانے تھے۔ اب اس کے ۶ ڈویژن اور ۶۴ اضلاع ہیں۔ ۱۹۹۱ء سے اس اسلامی سلطنت کو عورت کی حکمرانی کا سامنا ہے۔

چٹا گانگ جسے چائنگام شریف بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ کے بعد دوسرا بڑا شہر ہے۔ ڈھاکہ کو مدینۃ المساجد کہا جاتا ہے تو اسے مدینۃ الاولیاء کہا جاتا ہے۔ عہد قدیم میں چٹا گانگ کو اسلام آباد بھی کہا جاتا تھا۔ اس میں غوث زماں حضرت شاہ امانت قطب وقت حضرت شاہ غریب اللہ اور شہباز ولایت حضرت سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم کی درگا ہیں ہیں۔ یہ بلاشبہ سینکڑوں اولیاء کا مدفن ہے۔ جن علماء مشائخ زہاد و صوفیاء پر اس سرزمین کو ناز ہے ان میں حضرت امیر الزمان شاہ محضرت باسا فقیر، مولانا حشمت علی، مولانا سید مصیر اللہ، حضرت مولانا معزز الدین، مولانا محمد یعقوب میکھل، مولانا محمد حسین میکھل، مولانا ابوالفرح میکھل، سید

حضرت سلطان الواعظین تبلیغی دورے پر ایک مرتبہ برما تشریف لے گئے۔
 سینے اور گلے میں ایسا شدید درد ہوا کہ آواز بند ہو گئی۔ آپ نے پروگرام کینسل (Cancel)
 کر کے واپس آنے کا پروگرام بنالیا۔ رات سوئے تو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم تشریف لائے آپ کے گلے اور سینے پر ہاتھ پھیرا۔ پھر فرمایا ”منہ کھولو“ آپ نے
 منہ کھولا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ میں دم کیا۔ آپ جب بیدار ہوئے تو گھر
 معطر تھا اور بیماری جا چکی تھی۔ آپ نے پھر وہ تمام پروگرام کئے اور پھر کبھی بھی وعظ
 کرتے تھکتے نہیں تھے۔

حضرت قاضی امین الاسلام ہاشمی زید مجدہ قادری سلسلہ میں حضرت عابد شاہ
 مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں جو کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے
 خلیفہ ملک العلماء ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ حضرت عابد شاہ مجددی
 رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغی جماعت کے بانی مولوی محمد الیاس میواتی سے دہلی میں مناظرہ کیا
 تھا جب میواتی ہار گیا آپ نے دور سے اس کی طرف جوتا پھینکا، دیکھتے دیکھتے اس کا سلج
 جوتوں سے بھر گیا۔ حضرت عابد شاہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۹۹۹ء میں بنگلہ دیش
 کے ضلع کوئلا کے علاقہ چاند پور میں ہوا۔ وصال کے ڈیڑھ سال بعد وہ متعدد بار اپنے
 صاحبزادہ کے خواب میں آئے اور کہا کہ مجھ تک سیلاب کا پانی پہنچ چکا ہے مجھے یہاں
 سے منتقل کیا جائے جب قبر کھولی گئی تو ان کے تابوت تک نمی پہنچی ہوئی تھی۔ جسد اطہر
 بالکل صحیح تھا۔ صبح سے دوپہر تک لوگ زیارت کرتے رہے۔

جوں جوں غوث اعظم کانفرنس قریب آرہی تھی، دعویٰ اور بنگلہ دیش سے
 احباب کے فون مسلسل آرہے تھے۔ بنگلہ دیش کا سفر میرے لئے بڑا مسرور کن تھا۔ مجھے
 بار بار اپنی اسلامی برادری سے زیارت و ملاقات کا خیال آرہا تھا اور ایک بالکل نئے

عبدالحمید قادری، مولانا منیر الزمان اسلام آبادی، مولانا سید عبدالسلام، شیخ الاسلام شاہ
 امین الحق فرہاد آبادی، مولانا سید معروف شاہ، حضرت مولانا وصی الرحمن، حضرت شاہ
 جمال، حضرت میر یحییٰ، حضرت امیر علی شاہ، حضرت شاہ فضل الرحمن، سید جلال الدین
 بخاری، مولانا شاہ سید حسن الزمان، حضرت مولانا سید یسین شاہ، حضرت مقیم شاہ،
 مولانا شاہ سید الدین، شاہ نور احمد قادری، حضرت مولانا داج علی، حضرت مولانا روح
 الامین، حضرت سید عابد شاہ، حضرت مولانا محمد علی، حضرت جون شاہ، حضرت مولانا محمد
 عبدالقدوس، حضرت بدیع العالم شاہ، صوفی صفات اللہ، حضرت بدنا شاہ، حضرت چاند
 شاہ، حضرت شاہ سندر، حضرت غزازی شاہ، پیر سید عبدالحمید بغدادی، حضرت پیر سید
 احمد بانی جامعہ احمدیہ سیدیہ وغیرہ (رحمۃ اللہ علیہم) چٹاگانگ کی ان عظیم شخصیات اور ان
 کے علاوہ بہت سی نابغہ روزگار ہستیوں کا ذکر شیر بنگال حضرت علامہ سید عزیز الحق شاہ
 صاحب متوفی ۱۹۷۰ء نے اپنی کتاب ”دیوان عزیز“ میں یوں کیا ہے کہ ہر ایک کے
 مناقب فارسی نظم میں لکھے ہیں۔

چٹاگانگ میں بندہ کے میزبان شیخ طریقت، استاذ العلماء، فقیہ بنگال حضرت
 قاضی شاہ محمد امین الاسلام ہاشمی صاحب تھے جو بڑے خلیق، ملنسار اور بہت بڑے روحانی
 پیشوا ہیں۔ اب بڑھاپے کے مراحل طے کر رہے ہیں۔ آپ کے بڑے بھائی پیر طریقت
 حضرت علامہ شاہ محمد نور الاسلام ہاشمی بنگلہ دیش میں امام اہلسنت کے لقب سے جانے
 جاتے ہیں۔ ان کے والد گرامی حضرت علامہ قاضی احسن الزمان ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کو
 سلطان الواعظین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ صاحب کشف و کرامت بزرگ
 تھے۔ آپ نے چٹاگانگ میں احسن العلوم جامعہ غوثیہ عالیہ کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا
 جواب بھی بطریق احسن دین متین کی خدمت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔

ماحول میں تبلیغ دین کا تصور آ رہا تھا۔ بنگلہ دیش جانے کے ہر خیال کے ساتھ یہ خیال بھی دامن گیر تھا کہ میرے علم دین کے پہلے استاذ حضرت مولانا محمد عبدالباری رحمۃ اللہ علیہ ہمارے ہاں بنگلہ دیش سے آئے تھے۔ جامعہ محمدیہ نور یہ رضویہ ^{بکھکھی} شریف منڈی بہاؤ الدین میں پڑھنے کے بعد ہمیشہ ^{بکھکھی} شریف میں ہمارے محلہ کی مسجد میں رہے اور آپ ^{بکھکھی} شریف ہی میں مدفون ہیں۔

۱۵ جون کو رات گیارہ بج کر پچاس منٹ پر لاہور سے بذریعہ تھائی ائر لائن
بنکاک اور بانکاک سے چٹاگانگ کیلئے روانہ ہوا۔ ائرپورٹ پر مجھے احباب میاں
میڈیسن کمپنی کے محمد آصف صاحب، ظفر اقبال صاحب، مولانا محمد طیب اور حافظ
ریاست علی نے رخصت کیا۔ ائرپورٹ کے اندر عملہ میں ہکھی شریف سے ہمارے
دوست نوشی صاحب موجود تھے وہ کافی دیر میرے ساتھ رہے لاؤنج میں مجھے چائے
پلانے کے بعد رخصت کیا۔ فلائٹ کے ٹیک آف کرنے کا وقت قریب آ رہا تھا۔ چنانچہ
تھائی ائر لائن کا TG506 طیارہ ٹھیک گیارہ بج کر پچاس منٹ پر اڑنے کیلئے بے چین
تھا۔ تھوڑی دیر تک رن وے پر طبع آزمائی کے بعد اس نے تیز دوڑتے ہوئے منہ اوپر
اٹھایا تو شہر لاہور روشنی میں ڈوبا ہوا نظر آنے لگا۔ رفتہ رفتہ یہ منظر نگاہوں سے غائب اور
ہمارا ائر کرافٹ اندھیروں کو چیرتا ہوا تقریباً سو چار گھنٹے میں تھائی لینڈ کے ٹائم کے مطابق
چھ بج کر بیس منٹ پر جا اُترا۔ پاکستانی ٹائم سے ان کا دو گھنٹے کا فرق ہے۔ چند گھنٹے پہلے
ائرپورٹ پہ گزاریں کیلئے میرے پاس جامع الاحادیث کی جلد نمبر ۳ تھی، چنانچہ
مطالعہ کی وجہ سے ٹائم بہت آسانی سے گزر گیا۔ اب ۱۶ جون کو دس بج کر پچیس منٹ پر
TG309 بانکاک سے چٹاگانگ کیلئے روانہ ہوا۔ راستے میں تقریباً آدھ گھنٹے کیلئے تھائی
لینڈ کے سرحدی ائرپورٹ CHIANG MAI پر جہاز رکا، مسافر کچھ دیر کیلئے لاؤنج

میں چلے گئے، کچھ اور مسافر بھی یہاں سے شریک ہوئے۔ بنگاک اور چیاگنگ کا علاقہ کافی سرسبز و شاداب تھا، برسات کی وجہ سے کافی پانی جھیلوں، تالابوں میں نظر آ رہا تھا۔ اب جہاز فضاؤں میں تیرتا ہوا خلیج بنگال کے اوپر سے گزرتا ہوا چٹاگانگ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سکرین پر نقشے کی وساطت سے یہ سمجھنا بڑا آسان تھا۔ شارٹ راستہ تو لاہور، دہلی، کانپور، کلکتہ، چٹاگانگ تھا لیکن تھائی لینڈ سے چکر لگا کے چٹاگانگ آنا ایک مجبوری تھی۔ جب جہاز بنگلہ دیش کی فضائی حدود میں داخل ہوا تو اب چٹاگانگ زیادہ دور نہیں تھا۔ مسافر منزل کے قرب پر انگڑائیاں لے رہے تھے اور جہاز کا عملہ مختلف چیزیں سیٹنے میں مصروف تھا۔ اتنے میں اعلان ہوا کہ ہم چٹاگانگ کے شاہ امانت ائر پورٹ پر اترنے والے ہیں۔ بنگلہ دیش کے ٹائم کے مطابق ایک بجے کو تھا، ہمارا اور ان کا ایک گھنٹے کا فرق ہے میں نے جہاز کی کھڑکی سے نیچے دیکھا تو مجھے برادر اسلامی ملک کی فضاء بڑی فراخ دل نظر آئی۔ کہیں بھی سفیدہ زمین کا نظر آنا بہت مشکل تھا، زمین یا تو پانی میں چھپی ہوئی تھی یا سبزے تلے دبی ہوئی تھی۔ موسم برسات کی وجہ سے حوض، تالاب، جھیلیں، ندیاں تالے پانی سے کناروں تک بھرے نظر آ رہے تھے بلکہ بعض مقامات سے یوں لگ رہا تھا ساحل سمندر کے قریب اور دریا کے آس پاس کنارے ڈوب چکے اور پانی آبادیوں میں داخل ہو چکا ہے۔ مجھے سر زمین بنگلہ دیش اور اس پر پانی کا منظر دیکھ کر یوں لگا جیسے کسی سے جدائی کے صدمہ سے آنکھ میں آنسو تیر رہے ہوں۔

جب جہاز نے لینڈ کیا ائر پورٹ کے اندر امیگریشن حکام سے انگلش میں سوال جواب ہوئے۔ سفری دستاویزات کے صحیح ہونے پر بندہ نے اپنا بیک پکڑا اور ائر پورٹ سے باہر نکلنے کیلئے لاؤنج کے گیٹ کی طرف بڑھا تو فقیہ بنگال حضرت قاضی امین الاسلام ہاشمی صاحب کے لخت جگر حضرت علامہ صاحبزادہ محمد شاہد الرحمن ہاشمی صاحب اور حضرت

امین الاسلام ہاشمی صاحب کے داماد اور حدائق بخشش کے بنگالی شعر میں مترجم حضرت علامہ محمد انیس الزمان صاحب بالخصوص استقبال کیلئے موجود تھے۔ یہ عجیب کیفیات کے لمحات تھے۔ اخوت اسلامی پر ٹیکنیکل روپ میں قریب سے نظر آئی۔ دونوں حضرات ہی بڑے اچھے لہجے میں اردو بول رہے تھے۔ حال احوال پوچھتے کار کے قریب پہنچ گئے اور کار میں سوار ہو گئے۔ لاہور کے مقابلے میں نسبتاً گرمی زیادہ محسوس ہو رہی تھی، گاڑی جب انرپورٹ سے باہر نکل رہی تھی دائیں طرف چٹاگانگ کی تاریخی بندرگاہ پر کثیر تعداد میں اور بڑے بڑے بحری جہاز کئی منزلہ کونٹینروں پر مشتمل کسی کالونی کا نظارہ پیش کر رہے تھے۔ چٹاگانگ نہایت خوبصورت شہر ہے۔ اکثر عمارتیں اگرچہ بارشوں کی بہتات کی وجہ سے زیادہ آب و تاب کی حامل تو نہیں ہیں لیکن اس کا کفارہ لمبے لمبے سایہ دار درختوں نے اچھی طرح ادا کر دیا ہے۔ شہر کے ایک طرف سمندر ہے تو دوسری طرف پہاڑ پہاڑ بھی ایسے جو نیچے سے لے کر چوٹی تک سبز پوش ہیں۔

رنگارنگ پھولوں والے، عجیب پھلوں والے، قسم قسم پتوں والے درخت زیادہ ہی دلکش تھے کیونکہ انہوں نے تازہ غسل بھی کیا ہوا تھا۔ انرپورٹ سے باہر نکلنے جلد ہی میں نے دیکھا ایک سائیکل کے پیچھے دو بیٹیں لگی ہوئی ہیں اور چھت بھی بنی ہوئی ہے۔ میں نے محض اتفاق سمجھتے ہوئے اسے کسی کی انفرادی سوچ اور انفرادی کوشش قرار دیا۔ تھوڑی دیر بعد میں نے ایسی ہی بیٹ میں ایک اور گاڑی دیکھی جس میں بیٹوں پر سواریاں بھی تھیں۔ میں نے پھر یہی سمجھا شاید معذوروں یا ناداروں کیلئے خاص گاڑی ہے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد سڑک کے دائیں اور بڑے بڑے چوراہوں میں غولوں کے غولوں یہی سواریاں تھیں، بڑے سوئڈ بوئڈ لوگ بڑے طمطراق سے بیٹوں پر براجمان تھے۔

پچھلی سائیڈ میں دوپیسے تھے مگر کوئی ڈرائیور بھی سیٹ پے بیٹھا مشکل ہی نظر آتا

ہے بنیان اور دھوتی پہنے کھڑے ہو کر سائیکل چلاتے نظر آئے، چھوٹے بچے بھی چلا رہے تھے اور سفید ریش بوڑھے بھی۔ تب مجھے سمجھ آئی کہ یہ یہاں کے لوگوں کا اجتماعی فیصلہ اور اجتماعی پسند ہے۔ یہ لوگ انہیں رکشہ کے نام سے یاد کرتے ہیں جسے ہم رکشہ کہتے ہیں وہ ان کی اصطلاح میں ٹیکسی ہے۔ ان سائیکل رکشوں کے نائر عام سائیکلوں جیسے ہوتے ہیں رات کے وقت روشنی کیلئے پچھلے حصے کے نیچے لائٹیں لٹکا لیتے ہیں۔ برستی بارش میں بھی چھٹی جائز نہیں سمجھتے بلکہ سواریاں بھی انہیں مصروف دیکھنا ہی پسند کرتی ہیں چنانچہ محراب چھت کے آگے وہ ایک موم سا پھیلا لیتے ہیں، جس کی وجہ سے ان سواریوں کے قدم اور ٹانگیں بارش سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔ صرف ان کا منہ دکھائی دیتا ہے لیکن ڈرائیور کسی بھی سہولت سے بے نیاز پسینے میں شرابور مسلسل چلاتا جاتا ہے۔ دس دس کلو میٹر تک سواریوں کو لے جانا ان کیلئے معمولی کام ہے۔ گرمی میں بعض ڈرائیور چنگیر جتنی بڑی ٹوپی جو کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی ہے استعمال کرتے ہیں۔ جسے وہ اپنی گردن کے ساتھ رسی کی مدد سے تھوڑی کے نیچے باندھ لیتے ہیں۔ ایک دو بوریوں اور تین سواریاں اور لوڈنگ (Over Loading) کے زمرے میں نہیں آتیں۔ خدمت انسان میں یہ لوگ کتنے پیش پیش ہیں جنہوں نے براہ راست اپنے آپ کو خدمت کیلئے باقاعدہ پیش کر رکھا ہے اور انہیں صرف اپنے بازو پر نہیں زور ناگ پر بھی بھروسہ ہے۔

راستے میں ایک جگہ کارر کی اور بنگال کے ممتاز سکارڈا اکثر سید ارشاد احمد بخاری صاحب ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔ اب کار خوبصورت بائزید بسطامی روڈ پر مسلسل آگے بڑھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد کار نے مین سڑک (Main Road) سے دائیں ٹرن لیا، یہ پورا علاقہ بائزید بسطامی کہلاتا ہے کیونکہ اس علاقے میں حضرت سلطان بائزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ ہے۔ اب ہم جلال آباد ٹاؤن کے محلہ کول

گاؤں میں تھے، چند لمحوں کے بعد ہاشمی ہاری (جاگیر) میں پہنچے۔ سامنے سلطان
الواعظین حضرت قبلہ احسن الزمان ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کا عالی شان مزار اور مدرسہ احسن
العلوم کی خوبصورت عمارت تھی۔ ساتھ میں فقیہ بنگال حضرت قبلہ امین الاسلام ہاشمی زید
مجدہ کی کوٹھی ہے، یہاں ہم پہنچے تو قبلہ قاضی امین الاسلام ہاشمی صاحب سے ملاقات
ہوئی۔ آپ نے کمال شفقت کا اظہار کیا، آپ کا ہر جملہ مسرت میں ڈوبا ہوا تھا، گفتگو
میں یوں اپنائیت تھی کہ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ حضرت سے یہ پہلی ملاقات ہے۔
فرمانے لگے ”ہم نے آپ کیلئے ہوٹل میں کمرہ بک کر دیا تھا لیکن پھر میں نے کہا یہ اپنے
آدمی ہیں انہیں اپنے گھر میں رکھیں گے، بتانے لگے کہ یہ ساتھ دارالعلوم ہے۔ مہمان
علماء کو وہاں بھی ٹھہراتے ہیں لیکن آپ کیلئے ہم نے گھر میں بندوبست کیا ہے۔ حضرت کی
رہائش گاہ کی دوسری منزل پر ایک بہت ہوادار کمرے میں میری رہائش کا بندوبست تھا جو
گھر کے دیگر رہائشی حصے سے بالکل الگ تھلگ تھا۔ بندہ نے غسل کے بعد نماز ظہر ادا
کی۔ بہت لذیذ اور نفیس کھانا تناول کرنے کے بعد کچھ دیر کیلئے آرام کیا۔

بنگلہ زبان کے مترجم خطیب حضرت مولانا محمد ابوالقاسم نوری صاحب میرے
یہاں پہنچنے کے وقت ہی ملاقات کیلئے تشریف لا چکے تھے۔ اب مجھے صاحبزادہ محمد شاہد
الرحمن ہاشمی صاحب نے بتایا کہ نیچے شیر ملت حضرت علامہ محمد عبید الحق نعیمی صاحب شیخ
الحديث مدرسہ احمدیہ سنیہ ملنے کیلئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ اوپر
میرے کمرے میں تشریف لائے۔ نہایت ثقافت مزاج اور علمی دجاہت سے آراستہ تھے۔
بہت سی باتیں مختلف موضوعات پر ہوتی رہیں۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت قائد اہلسنت
علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بندہ نے گزشتہ سال دو روزہ سنی کانفرنس چٹا
گانگ میں شرکت کی دعوت دی تھی، حضرت نے کمال شفقت سے دعوت قبول کی اور

یہاں تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

اتنے میں جلسہ گاہ میں جانے کا وقت قریب آ گیا۔ جلسہ تو نماز عصر سے شروع
تھا ہم نے نماز مغرب تک پہنچنا تھا۔ حضرت قبلہ قاضی امین الاسلام ہاشمی صاحب پہلے
تشریف لے جا چکے تھے۔ صاحبزادہ محمد شاہد الرحمن ہاشمی صاحب نے بتایا کہ چٹاگانگ
بلدیہ کے میئر فرید احمد چوہدری اپنی پجارو لے کر باہر آ گئے ہیں ہم ان کے ہمراہ جلسہ گاہ
میں پہنچیں گے۔ فرید احمد چوہدری انجمن عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنگلہ دیش کے
جنرل سیکرٹری بھی ہیں۔ اس انجمن کی بنیاد محترم قاضی محمد امین الاسلام ہاشمی نے رکھی۔ وہ
بتا رہے تھے کہ میں نے یہ انجمن اپنے نام یا اپنے والد صاحب کے نام پر نہیں بنائی ورنہ
اس میں اتنی وسعت نہ ہوتی، عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں بڑا عموم ہے
آپ ہی اس کے صدر ہیں۔ اس کے زیر انتظام کافی مدارس اور خانقاہیں چل رہی ہیں۔
بنگلہ دیش کے علاوہ بھی اس کی شاخیں قائم ہیں۔ آج سے شروع ہونے والی دو روزہ
غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کانفرنس اسی انجمن کے زیر اہتمام تھی۔

ہم نماز مغرب کے قریب چٹاگانگ کی تاریخی جلسہ گاہ ”مسلم ہال“ میں پہنچے یہ
وہی ہال ہے جہاں شیر بنگلہ غازی سید عزیز الحق شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر
محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے خطاب کیا تھا۔ یہاں ہی
حضرت علامہ عبدالحامد بدایونی اور قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنی جوانی کے اوائل میں شیر بنگلہ کی دعوت پر غالباً ۱۹۳۸ء میں خطاب کیا کیونکہ
گزشتہ سال جب قائد اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سنی کانفرنس میں تشریف لے گئے تو آپ
نے فرمایا کہ میں آج سے پچپن سال قبل چٹاگانگ خطاب کیلئے آیا تھا۔ شیر بنگال رحمۃ
اللہ علیہ نے ۲۵، ۲۴، ۲۳ جولائی ۱۹۶۵ء / ربیع الاول شریف ۱۳۸۵ھ کو اسی ہال میں

تاریخی کانفرنس منعقد کی، جس میں حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی سبکی رحمتہ اللہ علیہ، غزالی زمان حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت علامہ سید محمد عارف اللہ شاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خطاب کیا۔

۲۳، ۲۴ جون ۱۹۶۸ء کو شیر بنگال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی ہال میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کی، جس میں مفتی احمد یار خان نعیمی، حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ بہاولپور، جناب حسن الدین شیخ الفتحہ جامعہ بہاولپور اور خطیب شیریں بیان حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہم نے خطاب کیا۔

جب ہم ہال کے باہر پہنچے تو وہاں موجود جھوم نے بڑے جوش و جذبہ سے ہمارا استقبال کیا۔ عوام عجیب انداز سے استقبال کر رہے تھے وہ علماء و مشائخ سے ملتے وقت نیچے بیٹھ کر بیک وقت دونوں ہاتھ مہمان کے قدموں کو لگا کر ان کو سینے سے متعدد بار لگاتے ہیں۔

یوں کھڑے رہنا کہ وہ قدموں کو ہاتھ لگا کر سینے سے لگاتے رہیں عجیب تو تھا لیکن یہ ان کی محبت تھی۔ لہذا اسے برداشت کیا۔

نماز مغرب کے بعد جب پہلے دن کی آخری نشست کی کاروائی شروع ہوئی ہال کچھ کھج بھرا ہوا تھا۔ اخبارات کی کوریج (Coverage) کیلئے کچھ ابتدائی کاروائی ہوئی کیونکہ یہاں آٹھ بجے شب اخبارات چھپنا شروع ہو جاتے ہیں اس کے بعد کے پروگرام اس دن کے اخبارات میں شامل نہیں ہو سکتے۔ ڈاکٹر سید ارشاد احمد بخاری فاضل بریلوی شریف و بیروت نے بڑے پر جوش انداز میں خطاب کیا۔ پھر مجھے دعوت خطاب دی گئی۔ آغاز ہی میں قبلہ قاضی محمد امین الاسلام ہاشمی نے بنگالی زبان میں میرے تعارف پر کافی وقت لگا دیا حالانکہ انہوں نے تعارف چھپوا کر تقسیم بھی کر رکھا تھا۔ مجھے اتنی سمجھ آئی وہ یہ

حوالہ دے رہے تھے۔ مجدد دین و ملت حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ماہ میں قرآن مجید حفظ کیا اور ہمارے مہمان خصوصی نے سات ماہ میں حفظ کیا۔ بندہ ناچیز نے ایک گھنٹہ کے خطاب میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا علمی اور روحانی مرتبہ بیان کرتے ہوئے اولیاء اللہ کی محبت کی شرعی حیثیت کو اجاگر کیا۔ سامعین اُردو میں گفتگو کو بخوبی سمجھ رہے تھے۔ وقفے وقفے سے نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت، نعرہ غوثیہ کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ بنگالی بڑے باذوق تھے وہ مختلف مواقع پر اپنی محافل میں یہ نعرے بھی لگاتے ہیں قرآن و سنن آلو..... گرے گرے جالو۔ یعنی قرآن و سنت کا نور گھر گھر پھیل جائے۔ نبی ولی دشمن را..... ہو شیار شہدا۔ یعنی اے نبی ولی کے دشمن ہم ابھی زندہ ہیں۔ اس دن سٹیج پر موجود علماء و مشائخ کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

- (۱) امام اہلسنت (بنگلہ دیش) پیر طریقت استاذ العلماء علامہ قاضی محمد نور الاسلام ہاشمی صاحب قبلہ سرپرست مدرسہ احسن العلوم چٹاگانگ جامعہ غوثیہ سرپرست انجمن محبان رسول ﷺ غوثیہ جیلانی کمیٹی چٹاگانگ، مشیر اعلیٰ اسلامی فرنٹ بنگلہ دیش۔
- (۲) پیر طریقت، فقیہ بنگال، استاذ العلماء مفتی علامہ قاضی محمد امین الاسلام ہاشمی صاحب بانی انجمن عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنگلہ دیش، صدر محفل غوث اعظم کانفرنس
- (۳) مفتی محمد ادریس رضوی صاحب فارغ التحصیل از مدرسہ منظر الاسلام بریلی شریف یو۔ پی بانی مدرسہ رضویہ سیدیہ چاندیہ
- (۴) غزالی زمان حضرت علامہ مصلح الدین صاحب پرنسپل سبحانیہ عالیہ اسد گنج۔
- (۵) پرنسپل ذکر یا خاں
- (۶) پرنسپل طیب علی صاحب لالیہاٹ سینٹر مدرسہ
- (۷) مولانا قاضی ابوالعرفان ہاشمی

- (۸) مولانا قاضی محمد عبدالواجد عقیبہ جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ۔
- (۹) خطیب ملت ڈاکٹر سید ارشاد احمد بخاری، ڈائریکٹر اسلامک ریسرچ سنٹر دینا چنور بنگلہ دیش
- (۱۰) علامہ حافظ محمد سلیمان انصاری، محدث جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ
- (۱۱) علامہ حافظ محمد انیس الزمان ایم اے مدرس احمدیہ سنیہ بنگلہ دیش
- (۱۲) علامہ امین الکریم صاحب
- (۱۳) مولانا سید نور الامین وائس پرنسپل ضیاء العلوم سینٹر مدرسہ
- (۱۴) علامہ صالح ظہور واجدی
- (۱۵) مولانا بدیع العالم رضوی وائس پرنسپل سنیہ سینٹر مدرسہ، صدر رضا اسلامک اکیڈمی
- (۱۶) علامہ نور محمد القادری، محدث مدرسہ الامین باریہ سینٹر مدرسہ
- (۱۷) علامہ عبدالستار انواری، پرنسپل واجدہ عالیہ مدرسہ۔ اسی مدرسہ سے امام اہلسنت (بنگلہ دیش) حضرت قاضی نور الاسلام ہاشمی صاحب اور فقیہ بنگال حضرت علامہ محمد امین الاسلام ہاشمی فارغ التحصیل ہوئے تھے۔
- (۱۸) حضرت مولانا نورالابصار صاحب قادری
- (۱۹) حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد شاہد الرحمن ہاشمی صاحب رکن اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن
- (۲۰) حضرت مولانا علامہ محمد صادق الرحمن ہاشمی صاحب، خطیب جامع مسجد بایزید بسطامی
- (۲۱) صاحبزادہ محمد عاشق الرحمن ہاشمی صاحب
- (۲۲) صاحبزادہ محمد خالد الرحمن ہاشمی صاحب

ان کے علاوہ دیگر کئی علماء کرام موجود تھے طوالت کے پیش نظر ان کا ذکر نہیں کیا جا رہا۔

میری تقریر کے دوران ہی امام اہلسنت حضرت قاضی نور الاسلام ہاشمی زید مجدہ شیخ پے رونق افروز ہوئے۔ خطاب کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھا گیا اور حضرت امام اہلسنت نے دعا کروائی۔ کانفرنس کے آخر میں لنگر تقسیم کیا گیا۔ جب ہم واپس آرہے تھے تو دور دراز سے آنے والے شرکاء اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر واپس جاتے ہوئے ہم نے دیکھے انہوں نے اونچی آواز میں نعت شریف کے کیسٹ لگائے ہوئے تھے۔ ۱۷ جنوری جمعرات کو بھی اسی ہال میں کانفرنس کا دوسرا سیشن تھا۔ بندہ حضرت امین الاسلام ہاشمی کے ہمراہ ہال میں پہنچا۔ آج پہلے دن سے بھی زیادہ رش تھا۔ نماز مغرب کے بعد حضرت مولانا ابوالقاسم نوری صاحب نے خطاب کیا۔ ان کے بعد شیر ملت حضرت مولانا محمد عبید الحق نعیمی صاحب نے خطاب کیا۔ ان کے بعد مجھے دعوت خطاب دی گئی۔ بندہ نے تقریباً دو گھنٹے مسئلہ ”استمداد اور تصرّفات اولیاء“ پر گفتگو کی۔ صلوٰۃ و سلام اور دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بعد میں لنگر تقسیم ہوا۔ دونوں دن صدارت حضرت قاضی امین الاسلام ہاشمی صاحب نے کی۔ شیخ پر جلوہ گر جید علماء کے اسماء گرامی یہ ہیں:

- (۱) حضرت علامہ عبدالملک شاہ صاحب، شیخ الحدیث رحمٰن العلوم
- (۲) حضرت علامہ مولانا خطیب شیریں بیاں ابوالقاسم نوری صاحب
- (۳) حضرت علامہ مولانا احمد حسین القادری، پرنسپل جامعہ رضویہ عزیزہ
- (۴) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالحق نعیمی صاحب، شیخ الحدیث سنیہ عالیہ
- (۵) مفتی وحی الرحمن القادری عقیبہ جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ
- (۶) حضرت علامہ مولانا خیر البشر حقانی صاحب، مدرسہ عاشقان اولیاء

- (۷) پیر طریقت مولانا محمد الیاس رضوی، مفتی محمد اور پیر رضوی.....
 شاگرد حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ
 (۸) علامہ فضل الحق اسلام آبادی وائس پرنسپل گبیرہ عالیہ
 (۹) علامہ محمد عبدالمنان صاحب مترجم کنز الایمان بنگلہ دیش
 (۱۰) علامہ عبدالمتین سیکرٹری جنرل بنگلہ دیش اسلامی فرنٹ
 (۱۱) مولانا ابوالہیاء ہاشمی صاحب
 (۱۲) علامہ مولانا یونس رضوی مدرسہ احمدیہ سنیہ
 (۱۳) حضرت علامہ مولانا ابوالاسد زبیر رضوی صاحب
 (۱۴) حضرت علامہ مولانا علی احمد منیری صاحب
 (۱۵) پرنسپل مولانا طیب علی سینر مدرسہ
 (۱۶) مولانا صادق الرحمن ہاشمی صاحب
 (۱۷) مولانا شاہد الرحمن ہاشمی صاحب

ان کے علاوہ شہر کی مختلف تنظیموں کے نمائندگان، تاجراور پریس کے حضرات موجود تھے۔

آج جب ہم ہال سے باہر آئے تو بارش اپنے تمہیدی مرحلے میں تھی لیکن گھر پہنچنے تک زور و شور سے شروع ہو گئی رات بھر ہوتی رہی۔ ۱۷ جون کو ہی پہلے نام حضرت شاہ غریب اللہ کے مزار پر حاضری کیلئے سید فرید الدین کی گاڑی پر گئے۔ پہاڑی پران کا مزار تھا ساتھ قبرستان واقع تھا۔

قبرستان میں اتنے کثرت سے درخت تھے کہ میں حیران تھا لاہور کے باغ جناح کا تو اس سے کوئی تقابل نہیں۔ فاتحہ خوانی کے بعد ہم نیچے اترے اور پھر حضرت شاہ

امانت رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دی۔ چٹا گانگ کے متعدد چوکوں میں شملہ پہاڑی سے کہیں زیادہ خوبصورت قدرتی پہاڑیاں موجود تھیں۔

۱۸ جون کو خطبہ جمعہ بندہ نے حضرت سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کی مسجد میں دینا تھا۔ یہاں حضرت امین الاسلام ہاشمی کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا محمد صادق الرحمن ہاشمی خطیب ہیں۔ حضرت قبلہ محمد امین الاسلام ہاشمی نے آج اپنی جگہ صاحبزادہ محمد شاہد الرحمن کو خطبہ دینے کیلئے بھیجا تھا۔ ہم اکٹھے ہی درگاہ کی جامع مسجد میں پہنچے عوام کا کافی جھوم تھا بندہ نے ”آداب بارگاہ رسالت“ کے موضوع پر گفتگو کی جو بڑے شوق سے سنی گئی۔ خطبہ جمعہ اور امامت بھی بندہ کے ذمہ تھی۔ نماز کی ادائیگی، صلوٰۃ وسلام اور دعا کے بعد۔ بندہ نے بزرگ عالم مولانا محمد الیاس رضوی اور صاحبزادہ محمد صادق الرحمن ہاشمی کے ہمراہ اوپر پہاڑی پے چڑھ کے حضرت سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ درگاہ کے متولی اور اوقاف کی جانب سے درگاہ کے نگران خورشید عالم صاحب نے ہمیں ہار پہنائے اور دربار شریف پر چڑھانے کیلئے گلدستہ پیش کئے۔ جب طویل وظائف اور صلوٰۃ وسلام اور دعا کے بعد ہم درگاہ سے باہر آئے تو برآمدے میں بیٹھنے کیلئے دو تین جانمازیں انہوں نے بچھا دیں اور ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا گیا، ہمارے ارد گرد لوگوں کا کافی جھوم جھگھٹا تھا۔ اتنے میں میں نے دیکھا ایک نوجوان جس نے ہار پہنا ہوا تھا لوگوں کے درمیان سے گزرتا ہوا ہمارے پاس آیا اور مصافحہ کے بعد بیٹھ لیا۔ مجھے اب بھی صورتحال سے آگاہی نہیں ہو رہی تھی کہ ہمیں اتنے اہتمام سے کیوں بٹھایا گیا اور یہ ہار پہن کر آگے آنے والا اس اعزاز کا مستحق کیوں گردانا گیا ہے۔

میں اسی لمحے میں تھا کہ صاحبزادہ محمد صادق الرحمن ہاشمی صاحب نے کہا کہ

آپ اس کا نکاح پڑھائیں، لڑکی کا وکیل اور گواہان ساتھ تھے۔ چنانچہ حضرت سلطان بسلامی کی درگاہ کے زیر سایہ بندہ نے محمد بشیر اور منی اختر کا عقد نکاح کیا۔ جب میں نکاح کے خطبہ اور دعا سے فارغ ہوا تو ایک پلیٹ جس میں چینی تھی ساتھ چچ بھی تھا وہ کسی نے مجھے پکڑ لیا۔ یہ ایک نئی الجھن تھی۔ میں اشارے سے سمجھا کہ چینی کا چچ مجھے دولہا کو پیش کرنا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کا منہ میٹھا کر دیا اور اس کے ساتھ ہی حاضرین میں چھوہارے تقسیم کئے گئے۔

ہم درگاہ سے نیچے اترے تو حضرت سلطان بایزید بسلامی رحمۃ اللہ علیہ کے تالاب کے کنارے آکر کھڑے ہو گئے۔ ہنگہ دلش میں ہر مزار کے ساتھ تالاب ہیں۔ ایسے ہی اکثر رہائشی گھروں کے ساتھ تالاب بطور لازمی جزو کے ہے جس میں مچھلیاں پالی جاتی ہیں اور بارشوں کا پانی بھی سنور کیا جاتا ہے۔

حضرت سلطان بایزید بسلامی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے ساتھ بہت بڑا تالاب ہے اس میں ایک ایسی نسل کا جانور ہے جو تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق دنیا میں اور کسی جگہ موجود نہیں۔ امریکی اور برطانوی سیاحوں نے بھی انہیں اسی تالاب کے ساتھ خاص قرار دیا ہے۔ ان کی شکل کچھ کچھوے کی طرح ہے لیکن اوپر والے حصے میں انسانوں کی طرح پسلیاں نظر آتی ہیں۔ وزن پچاس کلو تک ہو جاتا ہے۔ پیچھے چھوٹی سے ڈم بھی ہوتی ہے، سر صحت مند بکرے کی طرح موٹا تازہ ہوتا ہے۔ پانی سے منہ کا کچھ حصہ باہر نکالتے ہوئے سانس لیتے ہیں۔ عمر تقریباً چھ سات سو سال تک بتائی جاتی ہے۔ تالاب کے گرد لوگوں کا رش رہتا ہے، لوگ انہیں کافی خوراک کھلاتے ہیں۔ وہ سرنکال کے بڑی توجہ سے لوگوں کی طرف مائل ہوتے ہیں، ایک لڑکے کو تالاب میں داخل کیا گیا وہ ایسے جانور کو بڑی مشکل سے دھکیل کے کنارے کے قریب لایا۔ ہم ابھی دیکھ ہی رہے

تھے کہ وہ پھرتی سے پانی میں داخل ہو گیا۔

ان جانوروں کا نام مداری یا غزالی بتایا جاتا ہے۔ شیر بنگال حضرت علامہ سید عزیز الحق شاہ صاحب متوفی ۱۹۷۰ء نے حضرت بایزید بسلامی اور ان مدار یوں کے بارے میں اپنی کتاب ”دیوان عزیز“ میں یہ لکھا ہے:

آنچه در تالاب او بنی غزالی این زماں
سرخ کرده قوم جن را از مرید انش بدان
آنچه در تالاب او بنی مداری این زماں
سرخ کرده قوم جن را از مرید انش بدان

(دیوان عزیز)

یعنی ان کے تالاب کے اندر اس زمانے میں جو تم غزالی یا مداری دیکھتے ہو۔ یہ حضرت بایزید بسلامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جن قوم کو سرخ کیا تھا۔ انہیں آپ کے مریدین میں سے سمجھو۔

گر کے میرد از دشاں ہچکس ہجو بشر
کفن و دفن ہم جنازہ میشود با خوب تر

اگر کوئی ان میں سے مر جائے اسے اچھے طریقے سے کفن دے کر جنازہ پڑھ کر دفن کیا جائے۔ چونکہ حضرت بایزید بسلامی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف ایران میں بھی ہے اس سلسلے میں شیر بنگال تطبیق کرتے ہیں۔

(۱) دفن او گرچہ گشتہ در میان بوسطام

خوابگاهش گشت اکنون در میان چانگام

(۲) خرق عادت را کرامت بالیقین و اے فتا

منظہر ش در ہر زماں کشید پیشک اولیاء

(۳) آمد از بسطام سوئے چائگام او مرجا

بیشہ ناصر آباد را کرد روشن مرجا

(۴) از توجہات او اکنون شدہ جنت نشان

کو ہزار ناصر آباد من چہ گوئم وصف آں

(۵) تانہ گوئی شاہ بسطام نیست اندر ایں مزار

ایں نشان کافی کہ ایک ہست اندر ایں مزار

(۱) حضرت بایزید بسطامی کا مدفن اگر چہ بسطام کے درمیان ہے لیکن اب ان کی آرام گاہ چٹاگانگ میں ہے۔

(۲) اے جواں خرق عادت کو بالیقین کرامت سمجھ، اس کا مظہر ہر زمانے میں اولیاء ہوتے ہیں۔

(۳) بسطام سے آپ چٹاگانگ کی طرف آئے خوش آمدید، ناصر آباد کے جنگل کو آپ نے روشن کر دیا خوش آمدید۔

(۴) ناصر آباد کا پہاڑ آپ کی توجہات سے، اب جنت نشان بن گیا ہے، میں اب اس کی کیا تعریف کر سکتا ہوں۔

(۵) (تالاب کے مدار یوں کے ذکر کے بعد کہتے ہیں) تاکہ کوئی یہ نہ کہے شاہ بسطام اندر مزار کے نہیں ہیں۔ ان کے مزار میں موجود ہونے پر تالاب کے یہ عجیب و غریب مداری دلیل کے طور پر کافی ہیں۔

اسی سال گیارہ مئی ۱۲۰۳ء میں اس تالاب میں ان مدار یوں کے ساتھ ایک حادثہ

پیش آیا جس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حضرت بایزید بسطامی کی کرامت کا ظہور ہوا۔

بنگلہ دیش میں ایک بزم خویش مذہبی جماعت کے لوگ مزارات اولیاء پر تبرکات کو نقصان پہنچانے کیلئے دہشت گردی کر رہے ہیں اور بعض مقامات پر دھماکے بھی کئے گئے ہیں۔

چشمہ فرید جو حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر کی طرف منسوب ہے جس کا پانی خشک نہیں ہوتا وہاں سے بھی تبرکات چوری کئے گئے۔ یہاں سے ان مدار یوں کو ختم کرنے کیلئے اور

حضرت بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی رونق کو کم کرنے کی نیت سے رات کے وقت بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے دوران اس تالاب میں شریکین نے کافی مقدار میں زہر ڈال دیا۔ جس

کے نتیجے میں صبح تک تالاب میں ۲۵ من مچھلی مر گئی لیکن حضرت بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت سے یہ مداری زہر سے بالکل محفوظ رہے یہاں تک کہ جب ان کا ٹیسٹ کیا گیا

تو اس میں زہر کا کوئی اثر نہیں تھا۔ تالاب کے نظارے سے جب ہم فارغ ہوئے تو درگاہ

بسطامی کے ایوان اوقاف میں متولی خورشید عالم نے ریفریشمنٹ (Refreshment) کا اہتمام کر رکھا تھا۔ یہاں سے فارغ ہو کر ہم نے میمن برادری کے ایک دوست محمود

صاحب کے گھر پہنچا تھا کیونکہ ان کے والد صاحب کا ختم چہلم تھا۔ ختم بخاری شریف کی تقریب ہو چکی تھی اس وقت دعوت طعام تھی جس میں ہم قبلہ قاضی امین الاسلام ہاشمی کے

ہمراہ شریک ہوئے عصر کے بعد اس مقام پر ”ایصال ثواب“ کے موضوع پر خطاب ہوا۔ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات مسلسل بارش ہوتی رہی صبح بھی بارش جاری تھی،

رہائش کے ساتھ تالاب بھر چکا تھا۔ موسم خوب سہانا تھا۔ کچھ بارش تھی تو ہم احسن العلوم مدرسہ غوثیہ کے معائنہ کیلئے گئے۔ صاحبزادہ شاہد الرحمن ہاشمی تعارف کروا رہے تھے۔

بنگلہ دیش میں اہلسنت کے تمام مدارس سرکاری ہیں جن میں عصری اور دینی نصاب ملا کر پڑھایا جاتا ہے۔ پرنسپل حضرات اور اساتذہ اہلسنت ہی سے رکھے جاتے ہیں۔ فاضل

تک کے مدرسہ کو سینئر مدرسہ کہا جاتا ہے جبکہ ایم اے تک کے مدرسہ کو کامل کہا جاتا ہے ان مدارس میں طلباء کی تعداد کافی ہے۔ پرنسپل حضرات اخراجات کے سلسلہ میں پریشان نہیں ہیں کیونکہ سب کچھ حکومت کے ذمہ ہے لیکن دینی تعلیم میں نصاب شارٹ ہونے کی وجہ سے کمزوری واقع ہونا ایک بدیہی امر ہے۔

احسن العلوم میں پانچ سو کے لگ بھگ طالب علم پڑھتے ہیں۔ دفتر میں صاحبزادہ ابوالبلیان ہاشمی جو کہ امام اہلسنت (بنگلہ دیش) حضرت قاضی نور الاسلام ہاشمی کے لخت جگر ہیں اور اس مدرسہ کے پرنسپل ہیں ان سے ملاقات ہوئی، مدرسہ کے محدث سید محمد عبدالملک شاہ صاحب، محدث احمد نذیر صاحب، مولانا ناصر الدین صاحب، سید بنگالی شاہ صاحب اور مولانا ابوالعرفان ہاشمی صاحب اور دوسرے حضرات بھی تشریف فرما تھے۔ انہوں نے فوراً ہمارے لئے چائے اور مشروبات کا بندوبست کیا۔ آہستہ آہستہ یہ محفل ایک علمی مذاکرہ کی شکل اختیار کر گئی۔ صاحبزادہ ابوالبلیان ہاشمی نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے ہاں خنسی جانور کی قربانی کا کیا حکم ہے؟ میں نے کہا خنسی جانور کی قربانی جائز ہے بلکہ فقہانے اسے اطمیب قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں یہ ایک عیب ہے اور تغیر خلق ہے ان کے ساتھ ایک اور بوڑھے عالم دین بیٹھے تھے اصل یہ موقف ان کا تھا صاحبزادہ صاحب ان کی وکالت کر رہے تھے۔ منصوص تغیر تو جائز ہے جیسے ختنہ ہے انسانوں میں۔ اور یہ عجیب نہیں ہے اس لئے کہ خنسی جانور محفوظ ہوتا ہے موٹا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اس کے گوشت کو اطمیب کہا گیا ہے۔

یعنی وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے وہ بزرگ عالم دین کہنے لگے اطمیب کا معنی ہے زیادہ پاک۔ میں نے کہا پلید تو دوسرے جانوروں کا بھی نہیں جو غیر خنسی ہوں۔ چنانچہ اطمیب کا مطلب ہے کہ خنسی جانور کے گوشت میں مذید خوبی آ جاتی ہے۔

وہ عالم دین کہنے لگے نہیں یہ عیب ہے۔ میں نے کہا کس نے کہا ہے کہ یہ عیب ہے؟ انہوں نے کہا صاحب ہدایہ نے کہا ہے۔ میں نے کہا ہدایہ منگوا لیے۔ ہدایہ منگوا لیا گیا۔ تمام حاضرین بڑے انہماک سے بات سن رہے تھے بلکہ شیخ الحدیث عبدالملک شاہ صاحب تو کسی وقت میری حمایت میں کوئی جملہ بول دیتے۔ ویسے بھی جب میں نے پوچھا کہ کیا تمہارے ہاں خنسی جانور کی قربانی ناجائز ہے انہوں نے کہا ہمارے ہاں رائج یہی ہے لوگ اس کی قربانی کرتے ہیں لیکن ہم اس کو روکنا چاہتے ہیں اور ہماری رائے ہے کہ اگر کسی نے قربانی خریدی اور اس وقت وہ جانور خنسی نہیں تھا بعد میں خنسی کیا گیا۔ اگر وہ بندہ فقیر ہے اسے تو وہ قربانی کفایت کر جائے گی لیکن اگر غنی ہے تو اسے یہ کفایت نہیں کرے گی اور قربانی خریدنا پڑے گی۔ انہوں نے کہا یہ بھی صاحب ہدایہ کا فیصلہ ہے میں حیران تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جب ہدایہ منگوا لیا گیا تو اس میں عبارت یہ تھی۔ متن میں تھا:

يجوز ان يضحي بالجماء والخصى والثولاء (ہدایہ ۲/۲۳۸)

جس کے سینگ نہ ہو خنسی اور بمنون جانور کی قربانی جائز ہے

اور خنسی کی شرح میں لکھا تھا:

لان لحمها اطميب وقد صبح ان النبي صلى الله عليه وسلم

ضحي بكبشين املحين موجونين

کیونکہ خنسی کا گوشت لذیذ ہوتا ہے اور حدیث صحیح میں ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے خنسی مینڈھوں کی قربانی دی۔

میں نے کہا یہ تو جواز کا قول ہے۔ وہ بزرگ عالم دین کہنے لگے یہ جواز مع

الکراہت ہے کیونکہ صاحب ہدایہ نے تین باتیں بیان کیں ہیں:

نمبر ۱: جواز بغیر کراہت کے

نمبر ۲: جواز کراہت کے ساتھ

نمبر ۳: ناجائز

نفسی کی قربانی جائز تو ہے مگر مکروہ تحریمی ہے۔ میں نے کہا بجوز سے آپ کو کیسے سمجھا رہا ہے کہ جواز مع الکراہت ہے کیا ایسا کوئی قانون ہے؟

انہوں نے کہا۔ اسلوب سے پتہ چل رہا ہے۔ بجوز سے مراد مع الکراہت ہے۔ بندہ نے کہا۔ تھوڑا سا اس سے پہلے متن میں ہے۔ وحی جائزہ فی ثلاثہ ایام۔ پھر وہ بھی جواز مع الکراہت ہونا چاہیے۔ محدث سید عبدالملک شاہ صاحب نے بھی میری تائید کی۔ بندہ نے پوچھا ”بتاؤ صاحب ہدایہ نے نفسی ہونے کو کہاں عیب کہا ہے؟“

انہوں نے جواب دیا ”یہ لکھا ہے:

هذا الذي ذكرنا اذا كانت العيوب قائمة وقت الشراء

ولو اشترها سليمة ثم تعينت بعيب مانع ان كان غنيا

عليه غيرها وان كان فقيرا تجزئه

”یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ اس وقت ہے جب یہ عیوب خریداری کے وقت قائم ہوں اگر کسی نے جانور سالم خرید لیا پھر وہ عیب ناک ہو گیا، ایسے عیب کے ساتھ جو مانع ہے تو اگر قربانی کرنے والا فقیر ہے تو یہ قربانی اسے کفایت کرے گی اور اگر مال دار ہے تو پھر اسے نئی قربانی خریدنا پڑے گی۔

انہوں نے کہا ہانت العیوب۔ میں نفسی بھی شامل ہے لہذا مالدار کو نئی قربانی

لینا پڑے گی۔

بندہ نے کہا۔ ان العیوب سے مراد وہ ہیں جو اس متن سے پہلے عیوب میں ذکر کئے گئے ہیں۔

ولا يضحى بالعميا والعورا والعرجاء

قربانی کرنے والا اندھی کالی اور لنگڑی قربانی نہ کرے

نفسی کو جب ہم نے جواز کے زمرے میں بیان کیا وہ یہاں مراد نہیں ہے۔ اگرچہ یہ عبارت نفسی والے متن کے بعد ہے لیکن اس کا تعلق پچھلے متن کے ساتھ ہے۔ نفسی عیب والا نہیں لہذا اس کی قربانی جائز ہے۔

وہ بزرگ عالم دین زور سے کہنے لگے ”میں کیا کروں صاحب ہدایہ اس کو عیب بتاتا ہے۔“ میں نے ان کی بات کو رد کرتے ہوئے کہا ”یہ تم نے اپنے خیال میں بنا رکھا ہے جو آپ بات بیان کر رہے ہیں اس کی عبارت میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔“

بندہ نے کہا البنائیہ لاؤ مسئلہ واضح ہو جائے گا لیکن شاید وہاں البنائیہ موجود نہیں تھا۔ میں نے وہاں ہی لائبریری سے البحر الرائق شرح کنز الدقائق ۳۲۳/۸ ط (دارالکتب العلمیہ) اس میں لکھا تھا نفسی کی شرح میں:

عن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہو اولی لان لحمہ اطیب وقد صح انه علیہ الصلوۃ والسلام ضحی بلبشین املحین جو جو ایں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نفسی کی قربانی اولی ہے کیونکہ اس کا گوشت زیادہ لذیذ ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث صحیح میں آیا ہے کہ دو چشتکبرے نفسی مینڈھوں کی قربانی دی۔

واپس آکر میں نے البنائیہ شرح ہدایہ میں دیکھا امام یعنی فرماتے ہیں (۱۱/۴۷)

(اذا كانت هذا العيوب من العماد العورا والعرج والعجف

وانقطاع الاذن او الالیہ انقطاع اکثرهما
یعنی عیوب سے مراد وہی جو پچھلے متن میں گزرے ہیں اندھا کانہ ہونا وغیرہ
اور خصی مراد نہیں ہے۔

جب میں نے کہا واضح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی
جانور کی قربانی کی ہے تم کیوں انکار کرتے ہو۔

جواب دینے لگے دو آثار میں عدم جواز ہے اور حدیث ضعیف ہے۔ انہوں
نے وہ آثار بیان نہیں کئے۔

میں نے کہا کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آثار پر ترجیح ہے اور ضعف
کا قول معتبر نہیں کیونکہ قد صحیح سے روایت کیا گیا ہے۔

امام عینی نے پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوری حدیث روایت کی ہے۔
حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو رافع، حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہم وغیرہ۔

ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند امام احمد، حلیہ، معجم کبیر طبرانی، مستدرک للحاکم تمام میں
یہ حدیث موجود ہے۔ ضعیف نہیں ہے۔

آخر میں صاحبزادہ ابوالبیان ہاشمی کہنے لگے۔ اصل میں یہاں دو علماء کا آپس
میں اس مسئلہ میں اختلاف ہو گیا ہے ہم ابھی درمیان میں تحقیق کر رہے ہیں کہ کس کی
حمایت کریں۔

اس کے بعد جمعہ کی اذان ثانی مسجد میں ہو یا مسجد سے باہر ہو اس پر بھی گفتگو کی
گئی۔ بعد میں ہم امام اہلسنت (بنگال) حضرت قاضی محمد نور الاسلام ہاشمی صاحب سے ان
کے آستانے پر ملے۔ انہوں نے بڑی شفقت کا اظہار کیا۔ مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ ہم

نے ان سے دعائیں لیں اور محفل برخواست ہوئی، عصر کے قریب بزرگ عالم دین بریلی
شریف کے فارغ التحصیل حضرت مفتی محمد ادریس رضوی صاحب بارش کے باوجود ملنے
کیلئے تشریف لائے بڑی خوبصورت ملاقات تھی۔

بارش نے رات کو بھی اپنا معمول پورا کیا۔ صبح واپسی تھی، بارش بدستور جاری تھی،
حضرت مجدد امین الاسلام ہاشمی صاحب اور آپ کے صاحبزادگان کے ساتھ میرا تمام
وقت یوں گزرا کہ مجھے بالکل اجنبیت محسوس نہ ہوئی۔ کھانے کے وقت اتنی اقسام کے
کھانے ہوتے کہ بہت سے ہاتھ لگائے بغیر رہ جاتے۔ ۲۰ جون کو ایک بج کر پچاس
منٹ پر فلائٹ کا وقت تھا۔

۱۲ بجے کے قریب ہم نے ائرپورٹ کی راہ لی۔ حضرت قبلہ امین الاسلام ہاشمی
صاحب نے کمال شفقت و محبت سے مجھے رخصت کیا۔ بار بار فرما رہے تھے کہ آپ کے
ساتھ جو وقت ہمارا گزرا ہے اس قدر حسین ہے کہ اب آپ کو رخصت کرنا ہمارے لئے
مشکل ہو رہا ہے۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے، میری بھی کچھ ایسی ہی کیفیت تھی
اگرچہ ویزہ میں کافی گنجائش تھی اور اس سرزمین پر کئی ضروری کام باقی تھے مگر اسباق کی
خاطر اب مزید دورہ طویل کرنا میرے لئے مشکل تھا۔

بہر حال ساون اور برسات کے لمحات میں فرید احمد چوہدری میسر بلدیہ چٹا
گانگ کی پجارد میں ان کے ہمراہ ائرپورٹ کی طرف روانہ ہوئے۔ صاحبزادہ محمد عاشق
الرحمن ہاشمی اور دیگر احباب بھی ساتھ تھے۔ تقریباً ایک بجے ائرپورٹ پر الوداعی ملاقات
ہوئی اور بندہ ائرپورٹ کے اندر چلا گیا۔

میرے ساتھ بنگلہ دیش کے عظیم مسلمانوں کی عظیم یادیں یہاں کے غیور
اسلاف کے تذکرے علماء و مشائخ کے گرانقدر افکار بے غبار محبتیں اور پُر خلوص عقیدتیں

تھائی ازلائن کے انٹراکٹ TG310 میں خوار ہوئیں۔

بندہ نے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع الاحادیث کی تیسری جلد کے مطالعہ کا آغاز لاہور انٹرپورٹ سے کیا تھا۔ اس جلد کی کل ۳۶۸ صفحات ہیں۔ وہاں قیام کے دوران بھی اس کا مطالعہ کر لیتا تھا یہاں تک کہ واپسی پر جہاز جب بنکاک انٹرپورٹ کے قریب پہنچنے والا تھا یہ کتاب ختم ہو گئی اور دس صفحات پرائڈ کس بھی تیار تھی۔ سب سے پہلی حدیث میں یہ الفاظ بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا لا سود علی ابیض فضل ولا لا بیض علی اسود فضل الا بالتقویٰ
کسی سیاہ کی سفید پر کسی سفید کی سیاہ پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے
آخری حدیث شریف یہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الائمة ضمناء والمودنون امناء وارشده الله والائمة وغفر للمودنین
آئمہ ضامن ہیں اور مودنون امین ہیں پس اے اللہ اماموں کو ہدایت دے اور
مودنین کو بخش دے۔

۲۰ جون رات گیارہ بجے کے قریب طیارے نے سرزمین لاہور کو بوسہ دیا۔
۱۲ بجے کے قریب میں باہر آیا انٹرپورٹ پر مجھ لینے کیلئے مولانا نیاز احمد سعیدی اور دیگر
احباب موجود تھے۔

صبح اپنے کلاس روم میں قطبی کا درس جاری تھا کہ حضرت مولانا شاہد الرحمن ہاشمی
صاحب کا بنگلہ دیش سے فون آیا۔ خیریت دریافت کرنے کے بعد کہنے لگے۔ تمہارے
رخصت ہونے پر ہمیں یوں لگ رہا ہے ہمارے گھر کی روشنی چلی گئی۔ تمام بڑے اداس ہیں
استعمار کے برے اثرات اگرچہ ہر جگہ پے نظر آتے ہیں لیکن بنگلہ دیش میں
اسلامی تعلیمات کی جھلک کافی نظر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بندگی میں عجز کے سجدے توحید پرستوں کا شیوہ اور عشق مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم پوری کائنات میں مشترک نصاب ہے۔ بنگالی زبان میں محبت کی چاشنی اور
عشق کی حلاوت سے بھری ہوئی ایسی نعتیں ہیں کہ عقل حیران ہے۔ بنگلہ دیش کے قوی
شاعر نذر الاسلام کی نعتیں بڑی ہی پرکشش ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں:

محمد یہ نام جو پے چلی بلبل توئی آگے
تائی کرے تور کو شیر دگاں ایں مدھور لاگے
”اے بلبل تو نے سب سے حضرت محمد ﷺ کا نام لیا ہوگا اسی وجہ سے
تیری زبان کا ہر بول بہت اچھا لگتا ہے۔“

ورے گلاب فریبلی مور نبیر قدم چوئے چلی
شی قد میر خوشبو کرے آج عطرے لاگے
اے گلاب تو نے چپکے سے میرے نبی علیہ السلام کے قدم چومے ہو گئے
انہیں قدموں کی خوشبو کی وجہ سے آج تک تجھ میں خوشبو ہے۔

سرزمین بنگال پر بھی حضرت مجدد دین و ملت حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ شیر بنگال حضرت غازی عزیز الحق
شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ان لوگوں کی بڑی قلبی وابستگی ہے۔ یہ لوگ قائد اہلسنت
حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے قدردان ہیں۔ ہری پور ہزارہ
(سرحد) کے آستانہ عالیہ چھوہر شریف کا یہاں کافی فیض ہے۔

گذشتہ سال غوث اعظم کانفرنس میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے
صدر ممتاز سکالر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری تشریف لے گئے تھے ان کی خوشبو
ابھی تک وہاں موجود تھی۔

انجمن غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال غوثِ اعظم شمولن (کافر نس) کے موقع پر ایک رسالہ شائع کرتی ہے جس کا نام کنڈاری غوث ہے، اس سال بھی یہ رسالہ بڑے معیاری انداز میں تیار کیا گیا اور چھپوایا گیا۔ بنگالی زبان کے اندر طبع شدہ اس رسالہ میں تعارف انجمن اور ادارہ کے بعد ایک صفحہ مجھ ناچیز کے بارے میں تعارفی کلمات پر مشتمل ہے۔ پہلا مضمون ”قدم غوث بر گردن اولیاء“ یہ مفتی محمد عبدالواحد نے لکھا ہے۔ دوسرا آرٹیکل ہے۔ ”تہذکات اولیاء کا احترام و حفاظت“ یہ حضرت مولانا عبدالمنان صاحب کا ہے۔ تیسرا مضمون ہے ”روحانی زندگی میں حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع“ علامہ اشرف الزمان قادری کے رشحاتِ قلم سے ہے۔

چوتھا مضمون ”احیاء دین میں حضرت غوث کا کردار“ علامہ حافظ محمد انیس الزمان صاحب نے تیار کیا ہے۔ پانچواں ”خدمت دین میں آپ کی تصانیف کا مقام“ مولانا محمد بختیار الدین کی تحریر ہے۔ چھٹا مضمون ”کرامات اور غوث پاک“ مولانا محمد شاہد الرحمن صاحب کی تحریر ہے۔ ساتواں مضمون ”حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ درس و تدریس کے میدان میں“ یہ حافظ محمد عزیز الحق صاحب نے لکھا ہے۔

آٹھواں مضمون ”حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے حضرت مولانا احسن الزمان رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت“ یہ مضمون حافظ محمد شبیر احمد عثمانی کا ہے۔

اویسی بک سٹال کی مطبوعات

❁ مقتدی فاتحہ کیوں پڑھے؟

❁ فقہ حنفی پر چند اعتراضات کے جوابات

❁ صلوٰۃ وسلام پر اعتراض آخر کیوں؟

❁ مفہوم قرآن بدلنے کی واردات (چھ حصے)

❁ ایک نو مسلم کے سوالات کے جوابات

❁ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ بحیثیت بانی فقہ

❁ توحید باری تعالیٰ

❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ علمی ذوق

❁ عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت مع امارات میں میلاد النبی ﷺ

❁ سرزمین عراق مع عراق میں عید میلاد النبی ﷺ

❁ جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ

❁ یورپ میں اسلام کے پھیلنے ہوئے اثرات مع صہیونی دہشت گردی

❁ فحش گانوں کا عذاب

❁ سرکار غوث اعظم اور آپ کا آستانہ

✽ مناظر کائنات، حسن رسول اللہ ﷺ اور حدائق بخشش

✽ خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام

✽ مباحث رکن

✽ مناظرہ دعا بعد از نماز جنازہ

✽ قربانی صرف تین دن جائز ہے۔

✽ نماز تراویح ۲۰ رکعت سنت ہے

✽ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا اور سانحہ ابواء شریف

✽ میرے شیخ..... حافظ الحدیث حضرت سید جلال الدین شاہ صاحب ^{علیہ الرحمۃ}

✽ علوم غیب مصطفیٰ ﷺ

✽ رسول اللہ ﷺ بحیثیت مبشر مع معجزہ شق الصدر

✽ تاریخ دینی مدارس اور انکی مقصدیت و افادیت

✽ ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام

✽ مع رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی

✽ قرآنی آیات کے حیرت انگیز اثرات

علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

(ایم اے عربی، بی ایچ ڈی عربی - فاضل بغداد و نورثی عراق)

(فاضل جامعہ محمدیہ نوریہ و صوبہ کبکھی شریف)

تالیفات و رسائل

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک

پیپلز کالونی گوجرانوالہ

اویسی بک سٹال

ناشر:

0333-8173630

حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر محمد اشرف جلالی صاحب

(فاضل بغداد یونیورسٹی۔ فاضل جامع محمدیہ نوریہ رضویہ بمبھکی شریف، ایم اے عربی پی ایچ ڈی عربی)

کھ کی دیگر مطبوعات

سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور آپ کا آستانہ

صلوٰۃ و سلام پر
اعتراض آخر کیوں؟

مقتدی فاتحہ
کیوں پڑھے؟

امام اعظم ابو حنیفہ
بحیثیت بانی فقہ

ایک نو مسلم کے
سوالات کے جوابات

فقہ حنفی پر چند اعتراضات
کے جوابات

جنت کی خوشخبری پانے والے
دس صحابہ علیہم السلام

مفہوم قرآن بدلنے کی
واردات (مکمل 6 حصے)

مناظر کائنات
حسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور حدائق بخشش

میلا ڈالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی شرعی حیثیت

توحید باری تعالیٰ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا علمی ذوق

چٹا گنگ میں چند روز
(سفر نامہ بنگلہ دیش)

سرزمین عراق مع عراق میں
عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

فحش گانوں کا عذاب

میرے شیخ حافظ الحدیث
سید جلال الدین شاہ رحمہ اللہ

یورپ میں اسلام کے
پھلتے ہوئے اثرات

مناظرہ و عابد نماز جنازہ

ملنے کے پتے

اویسی بک سٹال: جامع مسجد رضائے مجتبیٰ

ایکس بلاک ہٹلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

مسلم کتابوی: دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور فون: 7225605

خاندانی منصوبہ
بندی اور اسلام